111513 ـ طلوع فجر میں شك ہو تو كھا لے، اور غروب آفتاب میں شك ہو تو نہ كھائے

سوال

1 ـ روزے دار كے لیے افطارى كرنا اس وقت جائز ہے جب اسے غروب آفتاب كا یقین ہو جائے، یا پھر ظن غالب ہو كہ سورج غروب ہوگیا ہے.
اس لیے اگر اس نے غروب آفتاب میں شك ہونے كى بنا پر افطارى كر لى اور پھر اسے پتہ چلا كہ سورج غروب نہیں ہوا تو وہ اس دن كى قضاء كریگا.
2 ـ جس نے طلوع فجر میں شك ہونے كى بنا پر كھا پی لیا تو كیا اس كا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں.
سوال یہ ہے كہ: پہلے مسئلہ میں قضاء كیوں واجب ہوتى ہے، اور دوسرے مسئلہ میں قضاء كیوں نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار كو غروب آفتاب میں شك ہو اور وہ روزہ افطار كر لے تو وہ روزہ كى قضا كریگا، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا ارشاد ہے:

پھر تم روزہ رات تك پورا كرو البقرۃ (187).

رات تو غروب آفتاب سے شروع ہوتى ہے، اور اسے یقین تھا كہ ابھى دن ہے صرف غروب آفتاب میں شك تھا، اس لیے وہ افطارى اس وقت كرے جب اسے غروب آفتاب كا یقین ہو جائے یا پھر ظن غالب ہو كہ سورج غروب ہو چكا ہے.

كیونكہ اصل یہى ہے كہ دن باقى ہے، اس لیے اس اصل كو یقین یا ظن غالب سے ہى ختم كیا جا سكتا ہے.

لیكن جب طلوع فجر میں شك ہو اور كھا پى لے تو اس روزہ كى قضاء نہیں كى جائیگى كیونكہ اللہ عزوجل كا فرمان ہے:

اور تم كھاؤ پیئو حتى كہ فجر كا سیاہ دھاگہ رات كے سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے البقرۃ (187).

یہاں اللہ تعالى نے فرمایا ہے:

حتی کہ تمہارے لیے واضح ہو جائے .

یہ اس کی دلیل ہے کہ طلوع فجر کا یقین ہونے سے قبل کھانے پینے کی اجازت ہے، اور اس لیے بھی کہ اسے یقین تھا کہ ابھی رات ہے، اس لیے اس پر کھانا پینا حرام اس وقت ہی ہوگا جب طلوع فجر کا یقین ہو جائے، کیونکہ اصل میں رات باقی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (38543) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .